سوال

ت وقدر (22)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ر علیہ وسلم کی عزت، شرف، قدرومنزلت کے وسیلے کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ :

ا ہی فان جاہی عند اللہ عظیم"

عزت وشرف کا وسیلہ مانگو، اس لیے کہ میری عزت، قدر اللہ کے ہاں عظیم ہے۔ "اور دعا میں 'امین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم' بھی پڑھتے ہیں۔ وضاحت فرمادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نہ :22)

ں کوئی شک نہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، قدر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی :

وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ٦٩ ... سورة الاحزاب

للہ کے ہاں بہت عزت والا تھا۔''

و سلم سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کے ساتھ بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ کے ہاں موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ شرف ومنزلت والے تھے لیکن یہ بات اور ان کی عزت ومقام کا وسیلہ الگ معاملہ ہے۔ انہیں آپس میں خلط کرنا مناسب نہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ں لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متعلق احادیث یا تو صحیح ہیں یا ضعیف۔

حادیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً استسقاء میں اور نابینے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ۔ تو درحقیقت یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا وسیلہ ہے نا کہ آپ کی عزت اور ذات کا۔ اب جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الرفیق الاعلیٰ کے پاس چلے گئے ہیں تو آپ کی دع

ن اللہ عنھم اجمعین نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں استسقاء کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں' اس لیے کہ وہ مشروع وسیلہ کے معنی سے واقف تھے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا (ان کی زندگی م

سی طرح یہ بھی منقول نہیں کہ کسی نابینا نے اس نابینے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کو وسیلہ بنایا ہو۔ اسلیے کہ اصل راز اس نابینا کی دعا۔

ے نبی' نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ "

بلکہ بڑا راز اس نابینا کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ جس کا تقاضا اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کیا تھا۔ جیسا کہ اس کی دعا سے عیاں ہے :

م فَشَفِّعْهُ فِيَّ"

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت 'میرے بارے میں قبول فرما۔''

الغرض حدیث کا سارا موضوع دعا پر مبنی ہے۔ جیسا کہ اس مختصر وضاحت سے قارئین کرام پر واضح ہوگیا ہے۔

ں وسیلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ لہذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انکار کرتے ہوئے فرمایا : جیسا کہ "الدر المختار" وغیرہ کتب حنفیہ میں! "میں اللہ تعالیٰ سے اللہ کی ذات کے علاوہ (کسی اور ذریعے سے) سوال کو ناپسند کرتا ہوں۔"

ں 381" پر یہ کہنا کہ :

حیح سند کے ساتھ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو وسیلہ بنانے کا ذکر ہے۔"

اد 1/123) میں "عمر اسحاق بن ابراہیم از علی بن سیمون از شافعی" سند سے ذکر کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو علی بن میمون نے یہ کہتے ہوئے سنا :

میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تبرک لیے ہوئے قبر کی زیارت کے لیے آتا ہوں۔

ں ضرورت پیش آتی ہے تو دو رکعات نماز ادا کر کے ان کی قبر کی طرف آتا ہوں اور امام صاحب کی قبر کے قریب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں 'وہ ضرور مجھ سے دور (دعا کے ذریعے) ہوتے ہی پوری ہوجاتی ہے۔"

ں (12/226) نے کرتے ہوئے ذکر کیا کہ وہ بخارا کا رہنے والا ہے جو بغداد میں 341 ھ

247 ھ

ت کیا ہے۔ 165

ند: (1/74-72)

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاۃ کا حکم صفحہ: 109

محدث فتویٰ